خواتین اسلام کیلئے ایک مفید لائحہ عمل

(از محترمہ رقیہ بنت خلیل بن محمد صاحب یمنی)

(۳)

نصاب تعلیم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تعلیم ہی انسان کو انسان بناتی ہے اور اس کے مفید اور موثر ہونے نیز نہضت اور بیداری کے آثار پیدا کرنے میں نصاب تعلیم اور طریق تعلیم کو بڑا دخل ہے اسلئے ہمیں ایک ایسے جامع نصاب کی ضرورت ہے جو ہماری دینی اور دنیاوی دونوں بھلائیوں کو محیط اور کافی ہو۔ لیکن موجودہ طریق تعلیم کا نتیجہ ہماری آنکھوں کے سامنے یہ ہے کہ ایک طرف ہمارا جدید تعلیم یافتہ متمول طبقہ زن و مرد کے ساتھ مذہبی تعلیم سے تقریبًا بیگانہ رہتے ہوئے علمی اور معاشرتی ہر حیثیت سے یورپ کے قدم بقدم نظر آتاہے تو دوسری طرف اسکے برعکس قدامت پسند طبقے نے ترقی کا معیار صرف مذہبی تعلیم تک محدود سمجھ رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اول الذکر اور ثانی الذکر دونوں طبقے غیر محسوس طریقے پر آپس میں برسرکار ہیں۔

ہمیں اس بے گانگی اور انتشار کو حتی الامکان جلد رفع کرکے ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اور اس مقصد کے حصول کیلئے سب سے پہلے نصاب تعلیم میں اصلاح ضروری ہے اسلئے کہ جس طرح یہ تسلیم کیا جاچکا ہے کہ تعلیم ہی وہ اہم مسئلہ ہے جس پر قومی و ملی دماغوں کی صحیح تربیت اور تہذیب کا انحصار ہے۔ اسی طرح اس سے بھی نہیں انکار کیا جاسکتا کہ تعلیم کو اگر ہر حیثیت سے مفید تر بنانے کی کوشش کی گئی تو مذکورہ بالا تفرقے کے اسباب کا ایک حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔ نصاب تعلیم پر بحث و تمحیص ایک مستقل مضمون کی محتاج ہے اس مضمون میں اس کی تفصیل باعث طوالت ہوجائے گی لہذا میں اس اہم مسئلہ میں اپنی علمی بساط کے محدود ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے مختصرًا کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔

(۱) علوم مغربیہ کے طلبا یا طالبات کیلئے مذہبی تعلیم ایک حد تک لازمی ہے۔

(۲) اسی طرح مذہبی تعلیم حاصل کرنیوالے طلبا یا طالبات کیلئے انگریزی سے اتنی واقفیت لازمی ہے کہ وہ انگریزی بخوبی لکھ اور بول سکیں۔

(۳) جو طلبہ یا طالبات کالج یا یونیورسٹی کی انتہائی تعلیم حاصل کر رہے ہوں اور انھیں اس عرصے میں مذہبیات کے مطالعے کا موقع نہ مل سکا ہو انھیں مندرجہ ذیل کتابیں سیرت نبوی، تاریخ اسلام۔ سراج منیر۔ رحمۃ للعالمین، اسوۂ صحابہ و صحابیات۔ الفاروق۔ سیرت حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ تاریخ ابن خلدون۔ الحقوق والفرائض۔ خطبات مدراس اور اسی قسم کی مصنفات جدیدہ میں سے مفید کتب وقتًا فوقتًا زیر مطالعہ رکھنا چاہئیں۔ مذکورہ بالا کتب قدیم و جدید خیال کے لوگوں کیلئے یکساں مفید ہیں اور اس قوت کی کتابیں ہیں کہ اگر کوئی عربی کے ذریعے سے مذہبی تعلیم

نہ حاصل کرسکے تو یہ کتابیں اسے اسلام اور پیغمبر اسلام کا گرویدہ بنا سکتی ہیں۔ درحقیقت نصاب میں اس تھوڑے سے تغیر سے قدیم وجدید خیال کے لوگوں میں ایک خوشگوار فضا اور یگانگت پیدا ہوسکتی ہے اور وہ مجموعی حیثیت سے تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی بخوبی انجام دے سکیں گے۔

اب ایک اور اہم مسئلہ باقی ہے جس پر قلم اٹھانے کی جرأت کرتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری بہنوں میں عربی زبان کی واقف کار بہنوں کا فقدان ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ہماری بہنوں میں انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی جاننے والیاں بھی پائی جاتیں لیکن باوجودیکہ ہندوستان میں عربی جاننے والوں کی کمی نہیں اگر وہ قرآن کریم کی زبان کی خدمت کیلئے اپنی بہنوں اور بچیوں کو عربی پڑھاکر انھیں تاریخ وتفسیر فقہ وحدیث کی اعلیٰ کتابوں پر مطلع ہونے کا موقع دیتے تو وہ نہ صرف اپنی صنف کی خدمت گذار ہوتیں اور ان کی اصلاح کا باعث بنتیں بلکہ اپنی قوم کیلئے باعث فخر وناز خواتین ثابت ہوتیں۔ اور اسلام کی تبلیغی خدمات بھی انجام دیتیں اور یہ مشاہدہ ہے کہ بہت سے علماء کے خاندانوں میں زیادہ سے زیادہ دو یا تین پشتوں تک علم باقی رہ سکا اس کے بعد پھر اندھیرا نھا۔ یہ مانا کہ کسی خاندان میں ہمیشہ علم نہیں رہا ہے اور علمی تبحر میں وہ سدا مشہور نہیں رہ سکا۔ لیکن میں یقین دلاتی ہوں بلکہ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو یہ ثابت کردیتی کہ ظاہری اسباب کا جہانتک تعلق ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی علمی تباہی کا باعث ان کی عورتوں کی جہالت اور اولاد کے اخلاقی معاملے میں بے جا خطا پوشی اور تعلیمی معاملات میں نامناسب جنبداری اور ناعاقبت اندیشی تھی۔ اور اسی سبب سے اکثر علماء اپنا علم اپنے سینوں میں لئے چلے گئے اور دنیا میں اپنا خلف صالح نہیں باقی رکھ سکے۔ مناسب ہوگا اگر اس موقع پر میں اپنی جدہ ماجدہ محترمہ رقیہ بنت قاضی زین العابدین الیمانی مرحوم کا مختصر تذکرہ کروں حضرت والد مولانا خلیل بن محمد عرب الشریہ فرمایا کرتے ہیں کہ میری علمی ترقیاں تمام تر میری والدہ مرحومہ کی انتھک کاوشوں کا نتیجہ ہیں اور انھیں کی توجہات کی منت کش ہیں مرحومہ عربی میں فصاحت سے گفتگو کرتی تھیں حدیث اپنے چچا حضرت جدنا علامہ شیخ حسین بن محسن الیمانی الانصاری الخزرجی سے پڑھی تھی (جنکا نام ہندوستان وعرب کے علمی طبقوں میں محتاج تعارف نہیں) بڑی ذی حوصلہ سمجھدار باوقار خاتون تھیں۔ میری تعلیم کی فکر ہمہ وقت انھیں دامنگیر تھی اور میرے اوقات کی تضئیع انھیں بالکل گوارا نہ تھی حتی کہ میں جب دن بھر اپنے اساتذہ اور والد سے پڑھکر فرصت پاتا تھا تو شام کو میرے تمام اسباق سنتی اور یاد کرواتی تھیں اور میرے تعلیمی معاملہ میں وہ حضرت والد علامہ محمد بن حسین الیمانی سے زیادہ سخت واقع ہوئی تھیں۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ عورتوں کو اپنے خاندانی وقار اور دیگر خصوصیات کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے میں بڑا دخل ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ ہماری کچھ بہنیں عربی زبان میں بھی مہارت حاصل کریں تاکہ اس کے ذریعہ سے علوم مذہبیہ سے واقف ہوکر اپنی صنف میں مذہبی ماحول اور اسلامی معاشرت قائم رکھ سکیں اور اپنی صنف کیلئے بہترین مثال ثابت ہوں۔ ہندوستان میں عام طور سے عربی زبان کی صرف ونحو کی دشواریوں کی بناپر اسے دیگر زبانوں کے مقابلہ میں مشکل الحصول قرار دیا گیا ہے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ عربی زبان دنیا کی وسیع ترین زبانوں میں سے ہے اور اسی لحاظ سے وہ دشوار ضرور ہے لیکن نہ اسقدر جتنا خیال کیا جاتا ہے۔ حضرت والد مولانا خلیل بن محمد عرب عربی زبان کے طرز تعلیم میں جو خاص

ملکہ رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے عربی داں طبقہ پر مخفی نہیں اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضرت والد نے اپنے اکثر تلانذہ اور میرے اعمام وغیرہ کو چار سال کی قلیل مدت میں فاضل ادب پاس کرایا ہے اور خود راقمہ نے اور اس کی شریک درس بہنوں نے تیسرے سال مجموعۃ من النظم والنثر (یہ کتاب لکھنؤ یونیورسٹی کے بی۔اے کے کورس میں داخل تھی) ابوداود (حدیث) وحماسہ باب الحماسہ کلیلہ ودمنہ۔ وغیرہ کتب ان کی شرح اور قاموس سے مطالعہ کر کے پڑھی تھیں ان کے طرز تعلیم کی خصوصیات یہ ہے کہ طالب علم کو بہت جلد اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا دیتے ہیں یہاں بہت مختصر طور پر حضرت والد مدظلہ کے طرز تعلیم ونصاب تعلیم عربی کو سپرد قلم کرنا مناسب خیال کرتی ہوں حضرت والد طالب علم کو ابتدا سے صرف ونحو کی الجھنوں میں نہیں ڈالدیتے بلکہ مبتدی کے لئے جسقدر صرف ونحو کافی ہو سکتی ہے اس سے واقف کر دیتے ہیں اور اسی کے ضمن میں عملی مشق ضرور دیتے ہیں۔ لیکن ابتدا ہی سے وہ اس کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں کہ طالب علم اپنی استعداد کے موافق عبارت پڑھکر مطلب نکال سکے

کتبہائے نصاب چہار سالہ

ادب | مطالعۃ العربیہ مع تسہیل العربیہ۔ الطریقۃ المبتکرۃ طبع قدیم دوم سوم۔ چہارم۔ یا مدارج القرأۃ دوم۔ سوم۔ وچہارم کلیلہ ودمنہ۔ المحاسن والاضداد للجاحظ۔ مدارج القرأۃ حصہ پنجم۔ حماسہ باب الحماسہ باب المراثی۔ باب الادب۔ سقط الزند للمعری نصف الاول۔ نحو وصرف | پنج گنج ضریری۔ ھدایۃ النحو۔ ملحۃ الاعراب مع شرح للحریری۔ بلاغت | حسن التوسل الی صناعۃ الترسل تا فن بدیع۔ فقہ | قدوری۔ حدیث | بلوغ المرام۔ انگلش | نیو ڈائرکٹ میتھڈ ریڈرس سیریز۔ برائے مطالعہ | کتب دار المصنفین وعلیگڈھ۔

درجہ تکمیل ادب۔ نصاب سہ سالہ | دیوان نابغہ۔ علقمۃ الفحل امرأ لقیس۔ اسرار البلاغہ۔ دیوان المعانی لابی الہلال العسکری۔ تاریخ اداب اللغۃ العربیہ للزیات منتخب از کامل للمبرد۔ و امالی للقالی۔ کتاب العمدہ لابن الرشیق القیروانی رسائل بدیع الزمان الہمدانی۔ وابی بکر الخوارزمی۔ برائے مطالعہ | بلوغ الارب فی احوال العرب۔ تاریخ آداب اللغۃ العربیہ لجرجی زیدان۔ مولفات جدیدہ۔ سیرت ابن ہشام۔

نصاب دو سالہ تکمیل حدیث | صحیحین۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابی داؤد۔ موطا امام مالک۔ معانی الآثار للطحاوی۔ مفتاح السنہ۔ شرح نخبہ۔ برائے مطالعہ | اعلام الموقعین۔ زاد المعاد۔ بدایۃ المجتہد لابن رشد۔ السنن الکبریٰ للبیہقی۔ المحلی للامام ابن الحزم

نوٹ:۔ ہندوستان میں خواتین کیلئے عربی تعلیم کے وسائل بہم نہ پہنچنے کے باعث بہت کم ایسی مسلمان خواتین پائی جاتی ہیں جو اپنی بہنوں کو عربی کے ذریعے سے علوم دینیہ اور فنون ادبیہ سے روشناس کر سکیں لیکن مجھے امید ہے کہ جو بہنیں اس ملک میں تعلیمی حیثیت سے حصہ لے سکتی ہیں وہ اپنی بہنوں کی امداد فرمانے میں دریغ نہ فرمائیں گی۔ بنا ئر علیہ میں بھی حتی الامکان خصوصاً معلمات بہنوں کیلئے آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کرنا قومی اور مذہبی فریضہ خیال کرتی ہوں جس کی ادائیگی کیلئے ہر ممکن صورت میں بسر وچشم حاضر ہوں۔

اگر چند ایسی معلمات بہنیں جنھیں عربی سے شغف ہو کم از کم ڈیڑھ سال کیلئے اپنا وقت دے سکیں تو اس عرصہ میں انشاء اللہ ان میں اتنی استعداد پیدا ہو جائے گی کہ وہ بی اے۔ کی لڑکیوں کو بخوبی تعلیم دے سکینگی۔ اس ڈیڑھ سال کی مدت میں وہ بحول اللہ وقوتہ عربی نوشت وخواند پر بخوبی قادر ہو جائینگی۔ نیز چند پارہ قرآن کریم مع ترجمہ اور ایک فقہ ایک حدیث کی جامع کتابیں بھی پڑھ جائینگی۔ مدت تعلیم تک بحالت موجودہ انھیں بھوپال میں ہی رہنا ہوگا اور اخراجات کے تکفل کا انتظام بھی انھیں کے ذمے ہوگا۔